ہوتے ہیں۔ بغیر خود شناسی کے کاروبار میں مشغول رہنے کا انجام ناکامی کی حسرت ہے۔ پھر مایوسی سے جان بچانے کی غرض سے ہم چاروناچار بد عنوانیوں اور کج اخلاقی میں پڑ جاتے ہیں۔ فہم وادراک کے بغیر فنی مہارت، سنگدلی اور عداوت کی طرف مائل کر دیتی ہے، جسے ہم ملائم اور شیریں الفاظ میں چھپاتے رہتے ہیں۔ عملی فنون پر زور دینے سے اور ہنر مند ماہر بن جانے سے کیا فائدہ، اگر ان سب کا انجام تباہی ہو؟ ہماری اصطلاحی اور صنعتی ترقی حیرت انگیز ہے، مگر اس سے تو محض ایک دوسرے کو برباد کرنے کی قوت بڑھ گئی ہے اور دنیا میں ہر جگہ فاقہ کشی اور خستہ حالی کی صورت نظر آتی ہے ہم لوگ کہیں بھی خوش وخرم نہیں، نہ ہم پرُامن ہیں۔

جب علمی مشاغل نہایت ضروری قرار دے دیے جاتے ہیں تو زندگی بے کیف اور اجیرن ہو جاتی ہے، اور پھر ایسے بے مصرف طرزِ عمل سے جس میں انسان محض عادت کا غلام بن جاتا ہے، گھبرا کر آئے دن طرح طرح کی دل بستگی کے کچھ اور ذرائع اختیار کر لیے جاتے ہیں۔ معلومات کو یکجا کر لینا، اور کسب ہنر کی اہلیت حاصل کرنا، تعلیم کے معنی سمجھے جاتے ہیں، مگر اس وجہ سے بھرپور زندگی اور عمل کی مسرت سے ہم بے بہرہ رہتے ہیں۔ چونکہ زندگی کے سارے انداز وروش کو ہم نہیں سمجھتے اس لیے اہلیت اور قابلیت کے پیچھے ہم چپکے رہتے ہیں۔ اس طرح ان کو غیر معمولی اہمیت مل جاتی ہے لیکن جزو سے کُل کا انکشاف نہیں ہو سکتا۔ کل کا احساس تو صرف

عمل اور تجربہ سے ہوتا ہے۔

کسب ہنر کی جانب اس درجہ رُجحان ہونے کا ایک اور پہلو یہ بھی ہے کہ اس سے نہ صرف اقتصادی تحفظ بلکہ نفسیاتی اطمینان کا بھی احساس ہوتا ہے۔ احساس سے بڑی تسکین ہوتی ہے کہ ہم لائق اور اہل ہیں۔ مثلاً یہ جان کر کہ ہم پیانو اچھا بجا سکتے ہیں، یا عمدہ عمارت تیار کر سکتے ہیں، ہم میں اپنی لیاقت اور قدرت کا احساس اور خود مختاری کا زعم تو البتہ پیدا ہو جاتا ہے، لیکن جب اہلیت حاصل کرنے پر ہم اس غرض سے زور دیتے ہیں کہ نفسیاتی اطمینان حاصل ہو تو پھر تکمیل زندگی کی مسرت سے ہاتھ دھو بیٹھنا پڑتا ہے۔ کیا کیا باتیں زندگی میں شامل ہیں، ان کو ہم پہلے سے نہیں جان سکتے، اس کا تو لمحہ بہ لمحہ نت نیا تجربہ کرنا ہوتا ہے۔ لیکن جس کوچہ سے ہم ناآشنا ہیں، اس سے ہم خائف بھی رہتے ہیں، اس لیے ہم دستور العمل، قواعد و ضوابط اور عقائد کی شکل میں اپنے تحفظ کے لیے ذہنی اور نفسیاتی گوشے بنا لیتے ہیں۔ جب تک ہم باطنی تسکین اور تحفظ کی تلاش میں رہیں گے، زندگی کے سارے انداز وروش سے بے خبر رہیں گے۔ صحیح تعلیم اسے کہنا چاہیے، جس میں کسب ہنر کی تربیت کے ساتھ ساتھ، ایسے اوصاف پیدا کرنا کہیں زیادہ ضروری سمجھا جائے جن کی مدد سے انسان سالم زندگی کی مسلسل روش کو بخوبی جان سکے۔ کسب ہنر کی تربیت اور ذاتی قابلیت، ان دونوں کی اپنی اپنی کیا جگہ ہونی چاہیے، اس کا صحیح اندازہ صرف تجربہ اور